محمد رفیق چوہدری

عورت کے چہرے کا پردہ

الحمدلله رب العالمین والصلوة والسلام علی سید المرسلین' وعلی آله واصحابه اجمعین

جنابِ صدرِ مجلس! معزز سامعین! السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ

مجھے جو کچھ عرض کرنا ہے اس کا عنوان ہے "عورت کے چہرے کا پردہ"

عورت کے پردے سے متعلق اکثر لوگ یہ خلطِ مبحث کرتے ہیں کہ وہ ستر اور حجاب میں کوئی فرق نہیں کرتے۔ جب کہ شریعتِ اسلامیہ میں ان دونوں کے الگ الگ احکام ہیں۔ عورت کا ستر یہ ہے کہ وہ اپنے چہرے اور دونوں ہتھیلیوں کے سوا اپنا پورا جسم چھپائے گی' جس کا کوئی حصہ بھی وہ اپنے شوہر کے سوا کسی اور کے سامنے کھول نہیں سکتی۔ ستر کا یہ پردہ ان افراد سے ہے جن کو شریعت نے "محرم" قرار دیا ہے اور ان محرم افراد کی پوری تفصیل قرآن مجید کی سورۂ نور آیت ۳۱ میں موجود ہے۔ اور ان میں عورت کا باپ' اس کا بیٹا' اس کا بھائی' اس کا بھانجا اور اس کا بھتیجا وغیرھم شامل ہیں۔ ان محرم افراد سے عورت کے چہرے اور اُس کے ہاتھوں کا پردہ نہیں ہے۔ البتہ ان کے سامنے عورت اپنے سر اور سینے کو اوڑھنی یا دوپٹہ وغیرہ سے ڈھانپے گی۔ ستر کے تمام احکام سورۂ نور میں بیان ہوئے ہیں اور ان کی تفصیلات ہمیں احادیث نبویؐ میں مل جاتی ہیں۔ گھر کے اندر عورت کے لئے پردے کی یہی صورت ہے۔

مگر عورت کا حجاب اس کے ستر سے بالکل مختلف ہے اور یہ وہ پردہ ہے جب عورت گھر سے باہر کسی ضرورت کے لئے نکلتی ہے۔ اس صورت میں شریعت کے وہ احکام ہیں جو اجنبی مردوں سے عورت کے پردے سے متعلق ہیں۔ حجاب کے یہ احکام قرآن مجید کی سورۂ احزاب میں بیان ہوئے ہیں جن کا مفہوم یہ ہے کہ گھر سے باہر نکلتے وقت عورت جلباب یعنی بڑی چادر (یا برقع) اوڑھے گی تاکہ اس کا پورا جسم ڈھک جائے اور چہرے پر بھی چادر (یا

برقعے) کا ایک پلو ڈالے گی۔ اب وہ صرف اپنی آنکھ کھلی رکھ سکتی ہے' باقی پورا جسم چھپائے گی یہ چہرے پر نقاب کا حکم ہے۔ اجنبی مردوں سے عورت کا یہ وہ پردہ ہے جسے حجاب کہا جاتا ہے کا اردو زبان میں اِسے گھونگھٹ نکالنا بھی کہتے ہیں۔

اس وضاحت کے بعد اب غور طلب امر یہ ہے کہ کیا گھر سے باہر نکلتے وقت عورت کے چہرے کا پردہ محض ایک رسم ہے جو "ملاؤں" نے ایجاد کر لی ہے یا یہ بھی قرآن مجید کا حکم ہے کہ مسلمان عورت اجنبی مردوں سے اپنے چہرے کا پردہ کرے گی؟ اس سوال کا جواب ہمیں سورۂ احزاب کی آیت ۵۹ میں مل جاتا ہے۔ ارشاد خداوندی ہے کہ

يَآيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِكَ وَبَنَاتِكَ وَنِسَآءِ الْمُؤْمِنِيْنَ يُدْنِيْنَ عَلَيْهِنَّ مِنْ جَلَابِيْبِهِنَّ ذٰلِكَ اَدْنٰى اَنْ يُّعْرَفْنَ فَلَا يُؤْذَيْنَ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا○

اے نبیؐ' اپنی بیویوں' بیٹیوں اور مسلمان عورتوں سے کہہ دو کہ اپنے اوپر اپنی چادروں کے پلو لٹکالیا کریں۔ یہ زیادہ مناسب طریقہ ہے تاکہ وہ پہچان لی جائیں اور انہیں کوئی نہ ستائے۔ اللہ تعالیٰ بخشنے والا مہربان ہے۔

سب سے پہلے اس آیت کے اصل الفاظ پر غور کیجئے۔ اس میں یدنین کا لفظ آیا ہے' جس کا مصدر ادناء ہے اور عربی زبان میں اس کے معنی "قریب کرنے" اور "لپیٹ لینے" کے ہیں۔ مگر جب اس کے ساتھ علٰی کا صلہ آجائے تو پھر اس میں ارخاء کا مفہوم پیدا ہو جاتا ہے کہ "اوپر سے لٹکالینا"۔ دوسرا اہم لفظ جلا بیبہن ہے۔ جلابیب جمع ہے جلباب کی' جس کے معنی رداء یعنی "بڑی چادر" کے ہیں۔ اور اس کے ساتھ من کا حرف آیا ہے جو یہاں تبعیض ہی کے لئے ہو سکتا ہے یعنی چادر کا ایک حصہ۔ مطلب یہ ہے کہ عورتیں جب کسی ضرورت کے لئے گھر سے باہر نکلیں تو اپنی بڑی چادریں اچھی طرح اوڑھ لپیٹ لیں اور ان کا ایک حصہ یا ان کا پلو اپنے اوپر لٹکالیا کریں۔ اردو زبان میں اِسے گھونگھٹ نکالنا کہا جاتا ہے۔ ادناء علٰی کے الفاظ کا استعمال عربی زبان میں اسی مفہوم کے لئے ہے۔ جب کسی عورت کے چہرے پر سے کپڑے سرک جائے تو اسے دوبارہ چہرے پر لٹکالینے کے لئے عربی زبان میں یوں کہا جائے گا کہ

ادنی ثوبکِ علی وجھکِ اپنا کپڑا اپنے چہرے پر لٹکالو۔

اور جب ہم یہ کہتے ہیں کہ عورت کے لئے چہرے کے پردے کا یہ حکم اجنبی مردوں سے متعلق ہے تو یہ مفہوم لینے کا واضح قرینہ اسی آیت کے ان الفاظ میں موجود ہے کہ ذٰلِکَ اَدْنٰٓی اَنْ یُّعْرَفْنَ فَلَا یُؤْذَیْنَ۔ یعنی جب عورتیں اپنے چہرے کا پردہ کریں گی تو اجنبی لوگوں کو معلوم ہو جائے گا کہ یہ شریف زادیاں ہیں۔ اس طرح کسی بدباطن کو یہ جرأت نہ ہوگی کہ وہ ان کو چھیڑے یا ستائے۔ ظاہر ہے کہ اس طرح پہچاننے کی اور چھیڑنے ستانے کی صورت گھر سے باہر کے ماحول ہی میں پیش آ سکتی ہے۔

دوسرے یہ کہ بڑی چادر لینے کی ضرورت بھی گھر سے باہر ہی ہو سکتی ہے۔ کیونکہ کام کاج کی وجہ سے عموماً گھر میں عورتیں ہر وقت بڑی چادریں نہیں اوڑھ سکتیں۔ اور تیسرے یہ کہ گھر کے اندر عورت کے پردے کے بارے میں الگ سے حکم موجود ہے جو سورۂ نور کی آیت ۳۱ میں اس طرح آیا ہے کہ: وَ لْیَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلٰی جُیُوْبِهِنَّ اور عورتوں کو چاہئے کہ وہ اپنی اوڑھنیاں اپنے سینوں پر ڈال لیا کریں۔ گویا گھر کے اندر عورت کو چادر پہننے کی ضرورت نہیں، صرف اوڑھنی کافی ہو سکتی ہے۔ اور جب وہ گھر سے باہر نکلے گی تو بڑی چادر لے کر نکلے گی جس کا ایک حصہ اپنے چہرے پر بھی ڈال لے گی۔

امت مسلمہ کے تمام جلیل القدر مفسرین نے سورۂ احزاب کی اس آیت کا یہی مفہوم بیان کیا ہے۔ ۱۔ حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے اس کی جو تفسیر بیان فرمائی ہے اسے حافظ ابن کثیر رحمتہ اللہ علیہ نے اپنی تفسیر میں اس طرح نقل کیا ہے کہ۔

> امر الله نساء المئومنين اذا خرجن من بيوتهن فى حاجة ان يغطين وجوههن من فوق رءوسهن بالجلابيب و يبدين عينا واحدة۔
>
> اللہ نے مسلمان عورتوں کو حکم دیا ہے کہ جب وہ کسی کام کے لئے گھروں سے نکلیں تو اپنی چادروں کے پلو اوپر سے ڈال کر اپنا منہ چھپالیں اور صرف ایک آنکھ کھلی رکھیں۔

۲۔ ابن جریر اور ابن المنذر کی روایت ہے کہ محمد بن رحمتہ اللہ علیہ نے حضرت عبیدہ السلمانی سے اس آیت کا مطلب پوچھا (یہ حضرت عبیدہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں مسلمان ہو چکے تھے مگر حاضر خدمت نہ ہو سکے تھے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانے

میں مدینہ آئے اور وہیں کے ہو کر رہ گئے انہیں فقہ اور قضاء میں قاضی شریح کے ہم پلہ مانا جاتا تھا) انہوں نے جواب میں کچھ کہنے کے بجائے اپنی چادر اٹھائی اور اسے اس طرح اوڑھا کہ پورا سر اور پیشانی اور پورا منہ ڈھانک کر صرف ایک آنکھ کھلی رکھی۔

حضرت قتادہ اور سُدّی نے بھی اس آیت کی قریب قریب یہی تفسیر بیان فرمائی ہے۔

۳۔ امام ابن جریر طبری رحمتہ اللہ علیہ نے اپنی تفسیر "جامع البیان ج ۲۲' ص ۳۳ پر اسی آیت کے تحت لکھا ہے کہ: "شریف عورتیں اپنے لباس میں لونڈیوں سے مشابہ بن کر گھر سے نہ نکلیں کہ ان کے چہرے اور سر کے بال کھلے ہوئے ہوں' بلکہ انہیں چاہئے کہ اپنے اوپر اپنی چادروں کا ایک حصہ لٹکالیا کریں۔ تاکہ کوئی فاسق ان کو چھیڑنے کی جرأت نہ کرے۔

۴۔ امام فخرالدین رازی اپنی تفسیر کبیر میں اسی آیت کے ضمن میں لکھتے ہیں کہ:

فامر الله الحرائر بالتجلبب..... المراد یعرفن انہن لا یزنین لان من تستر وجهها مع انه لیس بعورة لا یطمع فیها انها تکشف عورتها فیعرفن انہن مستورات لا یمکن طلب الزنا منهن۔

اللہ تعالیٰ نے آزاد عورتوں کو چادر اوڑھنے کا حکم دیا ہے..... اس سے مقصود یہ ہے کہ لوگوں کو معلوم ہو جائے کہ یہ بدکار عورتیں نہیں ہیں۔ کیونکہ جو عورت اپنا چہرہ چھپائے گی' حالانکہ چہرہ ستر میں داخل نہیں ہے' اس سے کوئی شخص یہ توقع نہیں کر سکتا کہ وہ اپنا ستر غیر کے سامنے کھولنے پر راضی ہوگی۔ اس طرح ہر شخص جان لے گا کہ یہ باپردہ عورتیں ہیں' ان سے زنا کی امید نہیں کی جا سکتی۔

(تفسیر کبیر جلد ۶' ص ۵۹۱)

۵۔ علامہ زمخشری جو کہ مشہور نحوی مفسر ہیں اسی آیت کی تفسیر بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ۔

یرخینها علیهن و یغطین بها وجوههن و اعطافهن۔

وہ اپنے اوپر اپنی چادروں کا ایک حصہ لٹکالیا کریں اور اس سے اپنے چہرے اور اپنے اطراف کو اچھی طرح ڈھانک لیں۔

(الکشاف ج ۲' ص ۲۲۱)

۶۔ علامہ نظام الدین نیشاپوری اپنی تفسیر غرائب القرآن جلد ۲۲ ص ۳۲ پر اسی آیت کی تفسیر میں لکھتے ہیں کہ :

"عورتیں اپنے اوپر چادر کا ایک حصہ لٹکا لیا کریں۔ اس طرح عورتوں کو سر اور چہرہ ڈھانکنے کا حکم دیا گیا ہے۔"

۷۔ مشہور حنفی مفسر ابو بکر جصاص اپنی تفسیر احکام القرآن ج ۳، ص ۴۵۸ پر اسی آیت کے بارے میں تحریر کرتے ہیں کہ :

قال ابوبکر فی ھذہ الایۃ دلالۃ ان المرٔۃ الشابۃ مامورۃ بستر وجھھا عن الاجنبین واظھار الستر والعفاف عند الخروج لئلا یطمع اھل الریب فیھن۔

یہ آیت اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ جوان عورت کو اجنبیوں سے اپنا چہرہ چھپانے کا حکم ہے اور اُسے گھر سے نکلتے وقت ستر اور عفت مآبی کا اظہار کرنا چاہئے تاکہ مشتبہ سیرت و کردار کے لوگ اسے دیکھ کر کسی طمع میں مبتلا نہ ہوں۔"

۸۔ علامہ عبداللہ بن احمد بن محمود نسفی اپنی تفسیر "تفسیر نسفی" میں اسی آیت کے تحت لکھتے ہیں کہ :

ومعنی يُدْنِيْنَ عَلَيْهِنَّ مِنْ جَلَابِيْبِهِنَّ۔ یرخینھن علیھن و یغطین بھا وجوھھن واعطافھن

اور آیت کے الفاظ یدنین علیھن من جلابیبھن کا مطلب یہ ہے کہ عورتیں اپنے اوپر اپنی چادروں کا ایک حصہ لٹکا لیا کریں اور اس طرح اپنے چہروں اور اپنے اطراف کو اچھی طرح ڈھانک لیں۔

(تفسیر نسفی ج ۳ ص ۳۱۳)

۹۔ مفتی محمد شفیع مرحوم اپنی تفسیر "معارف القرآن" میں اسی آیت کے تحت لکھتے ہیں کہ :

"اس آیت نے بصراحت چہرہ کے چھپانے کا حکم دیا ہے۔ جس سے اس مضمون کی مکمل تائید ہو گئی جو اوپر حجاب کی پہلی آیت کے ذیل میں مفصل بیان ہو چکا ہے کہ چہرہ اور ہتھیلیاں اگرچہ فی نفسہٖ ستر میں داخل نہیں۔ مگر بوجہ خوف فتنہ کے ان کا چھپانا بھی ضروری ہے،

صرف مجبوری کی صورتیں مستثنیٰ ہیں۔"

(معارف القرآن جلد ۷، ص ۲۳۴)

۱۰۔ مولانا سید ابوالاعلیٰ مودودی مرحوم نے اس آیت کے تحت اپنی تفسیر "تفہیم القرآن" میں لکھا ہے کہ:

"اللہ تعالیٰ صرف چادر لپیٹ کر زینت چھپانے ہی کا حکم نہیں دے رہا ہے بلکہ یہ بھی فرما رہا ہے کہ عورتیں چادر کا ایک حصہ اپنے اوپر سے لٹکا لیا کریں۔ کوئی معقول آدمی اس ارشاد کا مطلب اس کے سوا کچھ نہیں لے سکتا کہ اس سے مقصود گھونگھٹ ڈالنا ہے تاکہ جسم و لباس کی زینت چھپنے کے ساتھ ساتھ چہرہ بھی چھپ جائے"۔

(تفہیم القرآن ج چہارم ص ۱۳۱)

۱۱۔ مولانا امین احسن اصلاحی صاحب اپنی تفسیر "تدبر قرآن" میں اس آیت کی تشریح کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ:

"قرآن نے اس جلباب سے متعلق یہ ہدایت فرمائی کہ مسلمان خواتین گھروں سے باہر نکلیں تو اس کا کچھ حصہ اپنے اوپر لٹکا لیا کریں۔ تاکہ چہرہ بھی فی الجملہ ڈھک جائے۔ اور انہیں چلنے پھرنے میں بھی زحمت نہ آئے۔" یہی جلباب ہے جو آج بھی دیہات میں شریف بوڑھی عورتیں لیتی ہیں جس نے بڑھ کر برقع کی شکل اختیار کر لی ہے۔

(تدبر قرآن۔ ج ۶، ص ۲۶۹)

۱۲۔ پیر کرم شاہ صاحب اپنی تفسیر "ضیاء القرآن" جلد ۴، ص ۹۵ پر اس آیت کے تحت لکھتے ہیں کہ:

"اے نبی مکرم! آپ اپنی ازواج مطہرات، اپنی دختران پاک نہاد اور ساری مسلمان عورتوں کو یہ حکم دے دیں کہ جب وہ اپنے گھروں سے باہر نکلیں تو ایک بڑی چادر سے اپنے آپ کو اچھی طرح لپیٹ لیا کریں تاکہ دیکھنے والوں کو پتہ چل جائے کہ یہ مسلمان خاتون ہے۔ اس طرح کسی بدباطن کو تمہیں ستانے کی جرأت نہ ہو گی"۔

حاضرین کرام! حضرات مفسرین نے سورۂ احزاب کی اسی زیر بحث آیت ۵۹ میں چہرے کے پردے کا حکم سمجھا ہے اور چہرے کا یہ پردہ خود قرآن مجید سے ثابت ہے۔ ظاہر ہے کہ اسلام کے پیش نظر زنا اور زنا کے مقدمات و محرکات کی پیش بندی اور روک تھام ہے۔ اور یہ

حقیقت ہر شخص پر عیاں ہے کہ ایک جوان عورت کا چہرہ ہی سب سے زیادہ جاذب نگاہ اور صنفی محرک ہوتا ہے بالخصوص جب اسے غازۂ رنگ سے بھی خوب مزین کر دیا جائے۔ فقط چہرہ دیکھ لینے ہی سے عورت کے حسن و جمال کا اندازہ کر لیا جاتا ہے اور بغیر چہرہ دیکھے اُس کے حسن و جمال کا تصور ممکن نہیں ہوتا۔ پھر یہ کیسے ممکن ہے کہ جو اسلام محرکات زنا کو ایک ایک کر کے اُن کی ممانعت کرتا ہے۔ وہ نامحرم عورت کو دیکھنے پر پابندی لگاتا ہے اور غضِّ بصر کا حکم دیتا ہے۔ وہ مرد اور عورت کو تنہائی میں یکجا ہونے سے روکتا ہے۔ وہ عورت کو کسی غیر مرد سے بات کرتے وقت لگاوٹ کا لہجہ اختیار کرنے سے منع کرتا ہے۔ جو اُس کی آواز کا پردہ چاہتا ہے کہ عورت نماز میں امام کو اس کی غلطی پر ٹوکنے کے لئے سبحان اللہ تک نہ کہے۔ عورت اپنی کوئی زینت بھی غیر مرد کو نہ دکھائے۔ وہ اسلام یہ کیسے چاہے گا کہ چھوٹے چھوٹے دروازوں پر تو کنڈیاں چڑھائی جائیں اور سب سے بڑے دروازے کو چوپٹ کھلا چھوڑ دیا جائے۔ اور نسوانی حسن و جمال کے مرکز چہرے کو چھپانے کا کوئی حکم نہ دے۔ ایسا ہرگز نہیں ہو سکتا۔ قرآن حکیم سے 'احادیث سے 'صحابہ کرام اور تابعین کے نظائر سے اور فقہ سے عورت کے چہرے کا پردہ ثابت ہے۔ البتہ خاص حالات اور مجبوری کی صورت میں عارضی طور پر یہ پابندی اٹھ بھی سکتی ہے کیونکہ اسلام کوئی جامد اور غیر عقلی مذہب نہیں ہے۔ ہنگامی اور جنگی صورت حال میں حج کے مناسک ادا کرتے وقت اور علاج معالجے کی صورت میں اور زیادہ بوڑھی عورت کے لئے چہرے کے پردے میں رخصت دی گئی ہے۔ مگر اصل حکم جو عام ہے اور سب کے لئے ہے وہ یہی ہے کہ اسلام میں عورت کے چہرے کا پردہ ضروری ہے شریعت اسلامیہ نے اسی کا حکم دیا ہے۔ اب یہ مسلمان عورتوں کا کام ہے کہ وہ دین اسلام کے ایک حکم کی پیروی کرتے ہوئے اجنبی مردوں سے اپنے چہروں کا اندھی تقلید کرتی پھریں اور جو چاہے کریں۔ آخرت میں اللہ تعالیٰ کے ہاں وہ اس کی جوابدہ ہوں گی۔

وآخر دعوانا ان الحمدللہ رب العالمین۔

عَنِ الحَارِثِ الاشعری، قَالَ، قَالَ رسُولُ اللہِ صَلَّی اللہُ علیہ وسلم

"اٰمُرُکُمْ بِخَمْسٍ

بالجماعَةِ والسَّمعِ والطَّاعَةِ والهِجْرَةِ والجِهَادِ فِی سَبِیلِ اللہ

(مشکوٰۃ المصابیح بحوالہ مسند احمد وجامع ترمذی)